مجلہ تعلیم و تحقیق
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
Majallah-yi Talim o Tahqiq
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
ISSN (P): 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363
شمارہ ۴، جلد ۳، اکتوبر۔دسمبر
Issue 4,Vol 3,October-December

تبصرہ کتب

نام کتاب: **مقاصدِ شریعت اور جدید اسلامی بینکاری و مالیات**

مصنف: پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر منصوری

ناشر: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

صفحات: 119

قیمت: 480روپے

تبصرہ نگار: **ڈاکٹر محمد اصغر شہزاد[1]، ڈاکٹر حافظ اشفاق احمد[2]**

مقاصد شریعت ایک ایسا موضوع ہے جس نے رواں صدی میں ایک مستقل منہج اجتہاد کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ دور حاضر میں کوئی شعبہ زیست ایسا نہیں جس میں پیش آمدہ نئے مسائل کے حل کا راستہ مقاصد شریعت سے ہو کر نہ جاتا ہو۔ یہ بات نہیں کہ مقاصد شریعت نئے دور کی دریافت ہے اور علمائے متقدمین کے پیش نظر مقاصد شریعت نہیں ہوتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین اور فقہائے کرام نے اپنے اجتہادات میں ہمیشہ مقاصد شریعت کو پیش نظر رکھا۔ حنفیہ کے ہاں استحسان اور مالکیہ کے ہاں مصلحت مرسلہ کے اصولوں کی اساس مقاصد شریعت ہی تھے۔ البتہ مقاصد شریعت ایک مستقل باب استنباط کے طور پر ابتدائی صدیوں کے فقہائے کرام کے ہاں مدون نہیں کیے گئے۔ بعد کے ادوار میں جب تیز رفتاری کے ساتھ نئے مسائل سامنے آئے تو فقہائے کرام نے اس پہلو پر زیادہ توجہ دی۔ بالخصوص بیسویں صدی میں اہل علم اور اجتماعی اجتہاد کے اداروں نے اس موضوع کو اپنی علمی و فکری جولان گاہ کا خاص محور بنایا ہے۔

زیر نظر کتاب "مقاصد شریعت اور جدید اسلامی بینکاری و مالیات" بھی مقاصد شریعت کے موضوع پر اردو زبان میں ایک قابل قدر اضافہ ہے؛ جس میں جدید اسلامی بینکاری و مالیات کے متعلق مقاصد شریعت کے نظری اور تطبیقی پہلو کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ کتاب بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں مقاصد شریعت کے نظری مباحث ہیں جبکہ دوسرے حصے میں اسلامی بینکوں اور اسلامی مالیاتی اداروں میں مروج اسالیب تمویل کا جائزہ لیا گیا ہے کہ وہ کس حد تک مقاصد شریعت سے ہم آہنگ ہیں۔

کتاب کے حصہ اول میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں مقاصد شریعت کا عمومی تعارف ہے جس میں مقاصد شریعت کی اقسام کو مختصر اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں مقاصد شریعت کے جدید تصورات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اس باب میں فاضل مصنف کے

[1]۔ لیکچرر شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
[2]۔ ریسرچ آفیسر، اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد

پیش نظر اس طرف دعوتِ فکر دینا ہے کہ مقاصد شریعت کو "مقاصد خمسہ "تک محدود کرنا مقاصد شریعت سے استفادے کے پہلو کو محدود کرنے کا سبب ہے۔اس سلسلے میں انہوں نے امام ابن تیمیہؒ، شیخ محمد بن طاہر العاشورؒ کے علاوہ کئی معاصر اہل علم کی آرا بھی نقل کی ہیں جن کے نزدیک مقاصد کی فہرست پنجگانہ میں اضافے کی ضرورت ہے۔ یہاں فاضل مصنف نے معاصر مقاصدی اہل علم کی طرف سے متعارف کروائے گئے مقاصد کا مختصر تعارف اور دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ان نئے مقاصد میں انسانی عزوشرف، عدل وانصاف، کفالت عامہ، ارتکاز دولت کا خاتمہ، ازالہء فساد اور قیام امن، بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل وتعاون جیسے عنوانات شامل ہیں۔ یہ کل چھ مقاصد بنتے ہیں جن میں سے پانچ کا فاضل مصنف نے مختصر تعارف ذکر کیا ہے جبکہ چھٹے کا تعارف غالباً کمپوز ہونے سے رہ گیا ہے۔امید ہے آئندہ ایڈیشن میں اس کا تعارف اور مقصد شریعت ہونے کے دلائل بھی شامل ہوں گے۔

تیسرے باب میں مقاصد کے ساتھ استحسان اور مصلحت مرسلہ کے تعلق کو زیر بحث لایا گیا ہے۔اس میں فاضل مصنف کا مطمح نظر یہ ثابت کرنا ہے کہ مقاصد شریعت، مصلحت مرسلہ اور استحسان سے ہٹ کر کوئی انوکھا تصور نہیں، جس سے متقدمین غافل رہے اور وہ متاخرین پر منکشف ہوا؛ بلکہ یہ استحسان اور مصلحت مرسلہ جیسے اسالیب اجتہاد سے مکمل طور پر ہم آہنگ اور ان کی تکمیلی شکل ہیں۔استحسان اور مقاصد کے باہمی تعلق پر بات کرتے ہوئے فاضل مصنف نے جہاں استحسان کی اقسام بیان کی ہیں وہیں ضمنی طور پر استحسان بالنص پر بھی بات کی ہے۔فاضل مصنف کی رائے میں استحسان بالنص تکلف محض ہے۔چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

> "کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع امت خود مستقل ادلہء شرعیہ ہیں۔ان ادلہ پر مبنی احکام کو استحسان پر مبنی قرار دینا محض ایک تکلف ہے۔استحسان کا تعلق منصوص سے نہیں بلکہ غیر منصوص احکام سے ہے۔اس کا تعلق ایسے مسائل سے ہے جہاں مجتہد کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ زیر بحث مسئلے میں عمومی قاعدے کا اطلاق تنگی اور حرج کا باعث بن سکتا ہے۔۔۔"[3]

یہاں استحسان بالنص کے بارے میں فاضل مصنف کی رائے بظاہر محل نظر محسوس ہوتی ہے کیونکہ حنفی فقہائے کرام جو استحسان بدلیل نص یا خبر واحد کے قائل ہیں ان کے نزدیک استحسان بالنص کی تسمیہ کا ایک خاص پس منظر ہے وہ یہ کہ ایک قاعدہ جو نصوص کے عموم سے ثابت ہوتا ہے اس کے تحت آنے والی جزئیات میں سے کسی ایک یا چند جزئیات کی نص تخصیص کرتی ہے تو اس کا تعلق صرف اسی ایک مخصوص جزئی کی اباحت کے ساتھ ہوتا ہے، اس قاعدے کے تحت آنے والی دیگر جزئیات کی اباحت اس سے ثابت نہیں ہوتی جیسے سلم کی اجازت سے حمل کے حمل کی بیع جائز نہیں ہوتی۔اسے استحسان اس لیے قرار دیا گیا کہ عمومی قاعدہ اور قیاس تو عدم جواز کا متقاضی تھا لیکن نص نے کسی قیاس خفی کی بنا پر خاص اس صورت کو مستثنیٰ کر دیا۔

مذکورہ کتاب کا دوسرا حصہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں مال وملکیت کے حوالے سے مقاصد کو بڑی جامعیت سے ذکر کیا ہے اور ان کو چار مقاصد میں تقسیم کیا ہے جس میں حفظِ مال، گردشِ مال، مالی معاملات میں وضوح وشفافیت اور اموال اور مالی معاملات میں عدل شامل ہیں۔ جبکہ دوسرے حصے کے آخری باب میں اسلامی مالیات کے شعبہ میں مقاصدِ شریعت کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معاصر علماء مفکرین اور ماہرینِ

3۔ ڈاکٹر محمد طاہر منصوری، **"مقاصدِ شریعت اور جدید اسلامی بینکاری ومالیات"**، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۲۱، ص ۵۶

معاشیات نے اسلامی مالیات میں مقاصد کے موضوع پر جو گفتگو کی ہے اس کی روشنی میں اسلامی بینکاری و مالیات کے جو مقاصد قرار پائے ہیں وہ حفظِ مال، دولت کی گردش، پیداواری نتائج کی عادلانہ تقسیم، حقیقی معاشی سرگرمی کا فروغ، کفالت عامہ اور معاشرے کی سماجی و معاشی بہبود، اور معاہدات میں نیت کا اعتبار اور حیلوں سے اجتناب شامل ہیں۔ ان مقاصد کی روشنی میں مروجہ اسلامی بینکوں کے اسالیب تمویل پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> ''یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ موجودہ بینکاری کا نظام اصلاً سرمایہ دار طبقے ہی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اسی کی خدمت میں ہر وقت مامور رہتا ہے۔ بینک بشمول اسلامی بینک کارپوریٹ کلائنٹ کو رائج سودی کائیبور (Karachi interbank interest rate) پر معمولی اضافے کے ساتھ تمویلی سہولت فراہم کرتا ہے جبکہ عام کلائنٹ کو یہ تمویلی سہولت سالانہ کائبور پر ۴ یا ۵ فی صد اضافے کے ساتھ دی جاتی ہے۔''[4]

فاضل مصنف نے نہایت گہرائی کے ساتھ مروجہ اسلامی بینکوں میں رننگ مشارکہ، مضاربہ صکوک، بینکا تکافل جیسی پراڈکٹس کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان پراڈکٹس میں مروجہ اسلامی بینک ''پیداواری نتائج کی عادلانہ تقسیم'' جیسے اہم مقصد سے روگردانی کرتے ہیں۔ حالانکہ علامہ ابن قیمؒ کے بقول: " فان الشريعة مبناها وأساسها على الحِكَم ومصالح العباد في المعاش والمعاد، وهي عَدْل كلها، ورحمة كلها، ومصالح كلها، وحكمة كلها، فكل مسألة خرجت من العدل إلى الجورِ، وعن الرحمة إلى ضدها، وعن المصلحة إلى المفسدة، وعن الحكمة إلى العَبث، فليست من الشريعة، وأن أدخلت فيها بالتأويل"[5](شریعت کی اساس اور بنیاد حکمتوں اور بندے کی دنیاوی اور اخروی مصلحتوں پر قائم ہے؛ چنانچہ اسلامی شریعت سراپا عدل و رحمت اور حکمتوں و مصلحتوں سے لبریز ہے؛ اسی لیے ہر وہ مسئلہ جو عدل کے بجائے ظلم، رحمت کے بجائے غضب، مصلحت کے بجائے فساد اور حکمت کے بجائے فضولیات کی طرف لے جانے والا ہو وہ شرعی حکم نہیں ہو سکتا، اگرچہ اسے تاویل سے شریعت میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے۔) چنانچہ اسلامی مالیات سے متعلق مقصد چہارم ''معاہدات میں قصد کا اعتبار اور حیلوں سے اجتناب'' کے تحت فاضل مصنف نے چار مصنوعات کا جائزہ پیش کیا، جس میں ۱)صکوک کی بین البنوک بیع مؤجل، ۲) کموڈٹی مرابحہ، ۳) کرنسی سلم، ۴) شیئرز کی شریعہ سکریننگ کا ضابطہ شامل ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی بینکاری کا جو خواب بانیوں (پائنیرز) نے دیکھا تھا اور جو ان ماہرین معاشیات کی فکری جدوجہد تھی وہ سارے پس منظر میں چلے گئے اور کاروباری نتائج کی غیر منصفانہ تقسیم، مال دار طبقے کے ہاتھوں میں ارتکاز دولت کے لیے سہولت کاری معاشرے کے بڑے طبقے کو اسلامی بینکاری کے فوائد سے محروم رکھنا، سماجی بہبود اور کفالتِ عامہ کے ایجنڈے سے لاتعلقی اس نئے مالیاتی نظام کی شناخت بن گئی۔ سرمایہ دارانہ فکر اور نظام کو تقویت دینے کے لیے حیلوں کا سہارا لیا گیا تاکہ بینکاری کے معاملات شرعی نظر آئیں اس طرز فکر کا نتیجہ یہ ہے کہ سودی بینکاری اور اسلامی بینکاری کے درمیان نظریاتی فاصلے آہستہ آہستہ سمٹ رہے ہیں، اور صکوک کی بیع مؤجل، تورق، رننگ مشارکہ جیسے معاملات نے شریعت کی روح اور مقصد کو دھندلا کے مجموعی طور پر سودی نظام معیشت کے خلاف قومی حمیت کو کمزور کر دیا ہے۔

4۔ ڈاکٹر محمد طاہر منصوری، '**مقاصدِ شریعت اور جدید اسلامی بینکاری و مالیات**'، ص56

5۔ علامه ابن قيم الجوزى ، '**إعلام الموقعين عن رب العالمين**' ، (المتوفى سنة ۷۵۱ھ). تحقيق وضبط: عبد الرحمن الوكيل. مطبعة: دار إحياء التراث العربي بيروت .لبنان ، ج۳،ص۵

تبصرہ نگاران کی رائے میں مروجہ اسلامی مالیات کے حوالے سے زیر نظر کتاب میں جس غیر جانبداری اور جرات کے ساتھ فاضل مصنف نے مروجہ اسلامی بینکوں کے اسالیبِ تمویل کو مقاصدِ شریعت کے تناظر میں ذکر کیا ہے یہ درحقیقت موجودہ لیٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص اردو زبان میں موجود لیٹریچر میں اس قدر مدلل کتاب تاحال منظر عام پر نہیں آئی جو نہ صرف نظری بلکہ رائج اسلامی بینکوں کی مصنوعات اور خدمات کی عملی تطبیق کو بھی دلنشین انداز میں زیر بحث لاتی ہے۔ یہ کتاب اسلامی مالیاتی اداروں کے شریعہ بورڈ کے ارکین، اسلامی مالیات کے متخصصین، اساتذہ اور اسلامی مالیاتی اداروں سے منسلک افراد کے لیے یکساں مفید ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مصنف کی اس گراں قدر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر قارئین کے لیے نفع بخش بنائے (آمین)